اخبار نور افشاں لودیانہ

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۳۸ — مطبوعہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۸۹ع بروز پنجشنبہ — جلد ۱۷

نور افشاں

مطبوعہ ۱۹ ستمبر سنہ ۱۸۸۹ع بروز پنجشنبہ

آج کل کیا دیانندی اور کیا ہندو مذہب سب کے سب اس فکر میں ہیں کہ اوپدیشک (منادہ) مقرر کئے جائیں۔ جنکا یہہ کام ہوگا کہ مقامات مختلف میں مسیحی واعظوں کی صورت اپدیش دیتے منادی کرتے پھریں۔ ہم اُنکی اس کارروائی پر بھی یہہ نہیں کہتے کہ یہہ اجتماع نقیضین دیانندی اور ہندو اپدیشک سوائے اسکے کہ دیانندی منادہ ہندوؤں کو پھر پوجاپاٹ یا پورانی پاپوں اور ہندو منادہ دیانندیوں کو گیا شک بھرسٹ کو کاجاری نہیں اور نگ میں بدتہذیبی اور نیوگ بابت برہمی وغیرہ پھیلائیں اور کیا کچھ کرینگے اسوقت صرف اسقدر دوستانہ طور پر دریافت کرتے ہیں کہ یہہ طریقہ اپدیش کی آپ نے انجیل سے اُڑایا تو پھر مگر اسکا کیا انتظام کیا جو کہ خداوند مسیح نے اپنے شاگردوں سے فرمایا کہ اور دیکھو کہ میں زمانے کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں) کیا آپکے سوامی دیانند جی نے ستیارتھ پرکاش وغیرہ میں آپکے ساتھ رہنے کا وعدہ کیا ہے۔ اگر نہیں کیا ہو تو آپ غلطی میں پڑتے ہیں

بھارت سدہار ۳۱ اگست کے پرچہ میں (پنڈت رامابائی کی کارروائی) پر ازراہ حسد بہت کچھ لکھتے لکھتے صفحہ ۲ کالم کی ۱۴ ویں سطر میں یوں تحریر کرتا ہے کیا طوائفوں کے گروہ میں شامل کیجائینگی۔ ہمارے خیال میں نہیں آتا کہ ایسے غیر مہذب بیہودہ فقرہ کا کیا جواب دیں۔ ہندو عموماً اور خیر خواہ کشمیر خصوصاً ٹھیک کہتا ہے کہ دیانند کو کا جاری بچے کیونکہ نیوگ (زنا کاری) کی تعلیم کا رواج اُنہیں نے دیا پس جیسے گرو ویسے ہی چیلے، دونوں نیوگ میں ہٹیلے بٹیلے ہم نہیں جانتے کہ مسیحی عورتوں نے اُنکی عورتوں کو کونسی نیوگ کی تعلیم دی ہے بلکہ وہ تو انہیں بلا یا سے ہٹانا چاہتی ہیں جو دیانندی تعلیم نیوگ اُنہیں گھونٹ کی ہاڑ میں طوائفوں سے بدتر خانگی کیا چاہتی ہو۔ مگر شکر خدا کا کہ اگے چلکر آپ ہی ۲۰ ویں صفحہ پر ۲۵ ویں سطر میں اقبال کرتا ہو کہ سناتن دھرم کے جھنڈے کو سرنگوں کر دینگی بس یہی بھاری کام ان مسیحی عورتوں نے اپنے ذمہ لیا ہو کہ اسی تعلیم نیوگ یا لنگ پوجن کے پھندے سے آپ کی عورتوں کو بچا کر خدا کی بادشاہت میں مقدس بے بیان بیٹے کا اقتدار حاصل کرائیں

بھارت سدہار ۳۱ اگست صفحہ ۸ سطر میں لکھتا ہو کہ اُنکے (یعنی مسلمانوں کے) مذہب کی کتابوں میں سوائے مسلمان باقی سب قوم کافر اور واجب القتل ہیں۔ اگرچہ یہہ بات درست تو ہو ہم بھی جانتے ہیں کہ قرآن میں یہہ تعلیم موجود ہو اور وہ روحانی اخلاق اور مذہب کے پھیلانے میں البتہ سخت مُضر اور الہام الٰہی اور نیچر کے خلاف ہو مگر گورنمنٹ کی ملازمت میں ایسی تعلیم کا حوالہ دینے سے دیانندی اخبار کا کیا مطلب ہو ضرور وہ چاہتا ہو کہ گورنمنٹ مسلمانوں سے بدظن ہو کر اُنکے منہہ سے روزی کا نوالہ نکالکر دیانندیوں کے کافر جو سلام

ہندو تو کسی حالت میں ملکتوں اور رکھشوں کا ہندوستان ۳ رزندہ رہنا تھا یہم کرتے

ایک پیشین گوئی جو پوری ہو چکی

انجیل مقدس میں متی کی انجیل کے ۱۶ باب کی ۲۷، ۲۸

آیتوں میں ہم پڑھتے ہیں کہ "کیونکہ ابن آدم اپنے باپ کے جلال میں اپنے فرشتوں کے ساتھ آویگا تب ہر ایک کو اُسکے اعمال کے موافق بدلہ دیگا۔ میں تمسے سچ کہتا ہوں کہ اُنمیں سے جو یہاں کھڑے ہیں بعضے ہیں کہ جبتک ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آتے دیکھ نہ لیں موت کا مزہ نہ چکھینگے"۔ بعض لوگ خیال کرتے ہیں کہ خداوند یسوع مسیح کی یہہ پیشینگوئی پوری نہیں ہوئی۔ کیونکہ اُسکی بادشاہت جسکا وہ خیال کرتے ہیں کہ آنی چاہئے تھی نہیں آئی اور وہ لوگ جو وہاں کھڑے تھے جنکو یہہ کہا گیا تھا دیر ہوئی کہ وہ مرگئے۔ لیکن چاہئے غور ہو کہ اسکا کیا مطلب تھا جو یسوع مسیح نے کہا کہ "ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آتے دیکھ نہ لیں"۔ حقیقت میں یہہ وقوعہ تو ہو چکا ان باتوں کے کہے جانیکے چند روز بعد یہہ ماجرا وقوع میں آیا۔ اسکا بیان اگلے باب میں پایا جاتا ہے۔ دیکھو متی کا ۱۷ باب ۱ و ۲ آیتیں۔ "اور چھ دن بعد یسوع پطرس اور یعقوب اور اُسکے بھائی یوحنا کو الگ لیکے اُونچے پہاڑ پر لیگیا۔ اور اُنکے سامھنے اُسکی صورت بدلگئی اور اُسکا چہرہ آفتاب سا چمکا اور اُسکی پوشاک نور کی مانند سفید ہوگئی"۔ یہہ ذکر نہیں ہو کہ آیا کہ یہہ ماجرا دن کیوقت ہوا یا کہ رات کیوقت مگر غالباً رات کیوقت ہوگا تاکہ اس ماجرے کی رونق اردگرد کے اندھیرے میں بخوبی ظاہر ہو۔ اور یہہ بھی لکھا ہے کہ وہاں موسیٰ اور الیاس بھی دکھائی دیئے۔ اور وہ خداوند یسوع سے باتیں کرتے تھے۔ اور ایک نورانی بدلی نے بھی اُنپر سایہ کیا اور بادل میں سے ایک آواز آئی کہ "یہہ میرا پیارا بیٹا ہے"۔ یہہ آواز صاف صاف خدا کی تھی اور یہہ اسواسطے آئی کہ شاگردونکو یقین دلادے کہ یہہ یسوع جو ایک جلال والی شکل میں پہاڑ پر نظر آیا وہی ہے جسکی بابت زبور ۲: ۷ میں لکھا ہے کہ "تو میرا بیٹا ہے" اور جسکی بابت اُسی زبور کی ۶ آیت میں لکھا ہے کہ [illegible] اپنے بادشاہ کو کوہ مقدس صیہون پر بٹھلایا ہے"۔ جسمیں اُسنے پہلے ہی سے ظاہر کیا تھا جو کہ وہ کرنا چاہتا تھا۔ اس موقعہ پر ابن آدم کے اپنی بادشاہت میں داخل ہونیکا ایک نشان ہے جسکو اُن لوگوں میں سے بعضوں نے دیکھا جو وہاں کھڑے تھے جبکہ اُسنے وہ باتیں اپنی زبان سے نکالیں تھیں جو کہ متی ۱۶ باب میں مرقوم ہیں۔ وہ پہاڑ کہ جسپر صورت کا بدلنا وقوع میں آیا کوہ صیہون سے دلالت کرتا ہے۔ جو کہ خداوند مسیح کی بادشاہت کی جو زمین پر ہوگی خاص جگہ ہو جہاں کہ خدا کے مسیح بادشاہ نے حکومت کرنی تھی۔ اور تمام قوموں پر اُسکی سلطنت قایم ہونیکو تھی جسکی بابت پہلے ہی سے پیشنگوئی ہوچکی تھی دیکھو یسعیاہ ۲: ۳، ۴ "کہ شریعت صیہون سے اور خداوند کا کلام یروشلم سے نکلیگا۔ اور وہ قوموں کے درمیان عدالت کریگا الخ"۔ ... اسی سبب سے خداوند یسوع مسیح "بادشاہوں کا بادشاہ اور خداوندوں کا خداوند" کہلاتا ہے۔ دیکھو مکاشفات ۱۹: ۱۶۔ خداوند یسوع مسیح کے چہرے کا نہایت روشن ہونا اور اُسکی پوشاک کا چمک جانا اور نورانی بدلی کا سایہ کرنا یہہ سب باتیں خدا کے جلال والی حضوری کو ظاہر کرتی ہیں اور اسلئے ظاہر ہوتا ہے کہ شاگردوں پر ثابت ہو کہ وہ آنیوالی بادشاہت کیسی جلالی اور رونق دار ہوگی جبکہ وہ اپنے باپ خدا اور اُسکے فرشتوں کے ساتھ جلال میں آویگا۔ اس حکومت کا ذکر یسعیاہ نبی کی کتاب میں اس طرح پر ہوا ہے کہ "چاند مضطرب ہوگا اور سورج شرمندہ کہ رب الافواج کوہ صیہون پر اور یروشلم میں سلطنت کریگا اور اُسکی بزرگوں کے آگے حشمت ہوگی"۔ یسعیاہ ۲۴: ۲۳۔ اس ماجرے کے متعلق دوسری بات یہہ ہے کہ موسیٰ اور الیاس بھی دکھلائی دیئے۔ پاک نوشتوں میں ہم پڑھتے ہیں کہ پیشتر اسکے کہ خداوند یسوع مسیح زمین پر حکومت کرنے کیواسطے آویگا وہ اُن پاک لوگوں کو اُٹھاویگا جو پہلے مرچکے ہونگے۔ اور اُنکو غیر فانی اور جلالی جسم میں ملبوس کرکے پھر زندہ کریگا۔ فلپیوں ۳: ۲۰، ۲۱۔ اور اسیطرح جو ایماندار اُسوقت زندہ ہونگے اُنکے جسموں کو بدل ڈالیگا۔ ۱ قرنتیوں ۱۵: ۵۱-۵۳ اور دونوں گروہوں کے ملنے کیلئے بادلوں پر اُٹھا لیگا ۱ تسلنیقیوں ۴: ۱۶، ۱۷۔ اور جبکہ وہ حکومت کرنیکو آویگا تو وہ اُسکے ساتھ ہونگے قلسیوں ۳: ۴۔ اور اُسکے ساتھ زمین پر حکومت کرینگے۔ مکاشفات ۲: ۲۶ اور ۵: ۱۰۔ لیکن اُسکی تابعداری میں وہ حکومت کرینگے۔ مناسب تھا کہ اُسکی بادشاہت کے نشان میں دونوں گروہوں کا ذکر ہوتا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کیونکہ موسیٰ اور الیاس کا وہاں ہونا اسپر دلالت کرتا ہے۔ موسیٰ جو مرگیا تھا اب زندہ ہوا تھا اور الیاس جو مرا نہیں تھا لیکن زندہ آسمان کو اُٹھایا گیا تھا اب دونوں موجود تھے اور اُس جلال میں شریک تھے۔ لوقا ۹: ۳۱۔ ایک اور بات اس ماجرے میں قابل غور ہے کہ یہاں پر تینوں آدمی یعنے پطرس اور یعقوب اور یوحنا اپنے اصلی جسموں میں حاضر تھے یہہ بات دنیا کے اُن موجودہ باشندگان کی طرف اشارہ کرتی ہے کہ جنپر خداوند یسوع مسیح اور اُسکے ایماندار جلال والی صورت میں ہوکے حکومت کرینگے در حقیقت آسمان کی بادشاہت کا جسمیں خداوند یسوع مسیح اپنے باپ کے جلال میں آویگا یہہ ایک عمدہ نشان اور نظارہ ہے اور اُس پیشنگوئی کے پورے ہونیکو صادق ٹھہراتا ہے کہ "بعضے ہیں کہ جب تک ابن آدم کو اپنی بادشاہت میں آتے دیکھ نہ لیں موت کا مزہ نہ چکھینگے"۔ مندرجہ بالا تفسیر کی تصدیق خود پطرس کی بات سے ہوتی ہے ۲ پطرس ۱: ۱۱، ۱۶-۱۸ یہہ وہی پطرس تھا جو اُن تینوں شاگردوں میں سے ایک تھا جو یسوع مسیح کے ساتھ پہاڑ کی چوٹی پر گئے تھے۔ اور اُسنے یہہ سب کچھ جسکا بیان ابھی کیا گیا دیکھا تھا۔ اور وہ یوں لکھتا ہے "بلکہ تم ہمارے خداوند اور بچانیوالے یسوع مسیح کی ابدی بادشاہت میں بڑی عزت کے ساتھ داخل ہوگے۔ ... کیونکہ ہم نے نہ فیلسوفی کی کہانیوں کا پیچھا کرکے بلکہ آپ اُسکی بزرگی کے دیکھنیوالے ہوکے اپنے خداوند یسوع مسیح کی قدرت اور آنے کی خبر تمہیں دی۔ کہ اُسنے خدا باپ سے عزت و حرمت پائی جسوقت نہایت بڑے جلال سے اُسکو ایسی آواز آئی کہ یہہ میرا پیارا بیٹا ہے جس سے میں راضی ہوں اور ہم نے جب اُسکے ساتھ مقدس پہاڑ پر تھے یہہ آواز آسمان سے آتی سُنی"۔

الہ آباد کے نابالغ نو عیسائی کے دعوی ولی ہونے بنسبت دلائے گئی

فیصلہ

کچہری ہائی کورٹ الہ آباد روز سہ شنبہ وقت دوپہر

باجلاس مسٹر جسٹس سٹریٹ صاحب بہادر جج و مسٹر جسٹس محمود

بمقدمہ ستیا چندر اچکرورتی بوکالت مسٹر بینرجی و مسٹر چودہری وکلائے مدعی بنام پادری فورمن صاحب و پادری لوکس صاحب بوکالت مسٹر ہوورڈ و مسٹر سمن صاحب وکلا مدعا علیہم مفصل حالات اس مقدمہ کے فیصلہ مندرجہ ذیل مسٹر سٹریٹ صاحب بہادر جج سے ظاہر ہوتے ہیں مسٹر سٹریٹ صاحب بہادر جج۔ یہہ اپیل بنا راضی فیصلہ قائمقام ڈسٹرکٹ جج الہ آباد مورخہ ۱۱ فروری ۱۸۸۹ء جسکے رو سے درخواست اپیلانٹ کی جو بموجب ایکٹ ۹ ۱۸۶۱ء واسطے اپنے قبضہ میں لینے اپنے بھائی ستیا سرن چکرورتی کے دایر کی گئی تھی اور ڈسمس ہو کر ہمارے روبرو پیش ہوئی اپیلانٹ نے اپنی درخواست میں تعلق مدعا علیہم کا باین طور بیان کیا ہے کہ مدعا علیہم نے جنکا تعلق جمنا مشن اسکول سے تھا مسمی ستیا سرن نابالغ کو پھسلا کر ۲۵ ڈسمبر ۱۸۸۸ء کو بغیر اطلاع اپیلانٹ و دیگر رشتہ داران کے اصطباغ دیدیا۔ اور اپیلانٹ کو اسکی اطلاع ۲۶ ڈسمبر سنہ الیہ کو ہوئی۔ بتاریخ ۲۹ ڈسمبر ۱۸۸۸ء ستیا سرن نابالغ نے بذریعہ چٹھی مدعا علیہم کو اطلاع دی کہ میں عیسائی مذہب کو ترک کرتا ہوں جسپر مدعا علیہم اپیلانٹ کے گھر پر آئے۔ اور مسمی ستیا سرن نابالغ کو اپیلانٹ سے طلب کیا۔ جسکے دینے سے انکار کیا گیا۔ اسکے بعد ۳۰ ڈسمبر ۱۸۸۸ء کو مدعا علیہم نے بدون آگاہی و رضامندی اپیلانٹ کے ناجائز طور سے مسمی ستیا سرن کو اپیلانٹ کی حفاظت سے نکال لیا جو اب تک بغیر کسی قانونی اختیار اور اجازت اپیلانٹ کے اُن کی زیر حفاظت ہے.....

مدعا علیہم نے اُن الزامات کی نسبت اپنے زیر نگرانی و قبضہ ستیا سرن کے ہونیکی نسبت محض انکار کیا۔ اور بیان کیا کہ ستیا سرن بسبب بدسلوکی کے اپنے گھر سے نکل گیا ہے لہذا یہہ اپیل بتاریخ ۲۴ مارچ ۱۸۸۹ء بالمواجہہ میرے اور میرے ہم جلیس مسٹر محمود صاحب کے پیش ہوا اور ایک عمدہ بحث بذریعہ مسٹر بینرجی صاحب وکیل اپیلانٹ و مسٹر الٹسبن صاحب وکیل رسپانڈنٹ کے ہوئے.....

اُسدن کی کچہری کے بند ہونے کیوقت ہم نے مسٹر الٹسبن صاحب سے کہا کہ آپکے موکلوں کو برعکس اُن بیانات کے جو ہمارے روبرو پیش ہوئے ہیں۔ بہتر ہوگا کہ ۵ اپریل ۱۸۸۹ء کو نابالغ واسطے ہمارے ملاحظہ کے پیش کر دیا جاوے اور اُس تاریخ پر مقدمہ کے سماعت کو ملتوی کیا جاتا ہے لیکن اُس تاریخ پر نابالغ حاضر نہوا اور مدعا علیہم میں سے مسٹر فورمن صاحب نے اپنے بیان حلفی سے عدالت کو باور کرا دیا کہ مسمی ستیا سرن نابالغ مقام سہارنپور میں ہماری زیر نگرانی ہے مگر وہ یہاں آنے سے انکار کرتا ہے...... اسپر ہم نے ایک سمن اُنکے نام جاری کیا۔ اور وہ ۱۳ اپریل بروز پنجشنبہ ہمارے روبرو پیش ہوا جسکو ہم نے ملاحظہ کرکے بذریعہ سوالات کے حلفاً اُس سے اور اپیلانٹ سے دریافت کیا۔ چنانچہ اُسی تاریخ کو بیان حلفی ستیا سرن کا بدیں مضمون داخل ہوا کہ میں اپنے بھائی کے گھر میں بوجہ اُن کی بدسلوکی کے جانے سے متعذر ہوں۔ اُس تاریخ کی کارروائی کے بعد ہم نے بلا لحاظ عارضی حفاظت نابالغ کے اس امر پر اکتفا کرکے کہ وقت پیشی کے عند الضرورت نابالغ حاضر ہو جاوے مقدمہ پر غور کرنے کے لئے کچھ مہلت لی۔ اب میں مقدمہ کو مرتب کرتا ہوں۔ چار سوالات جو اس مقدمہ میں سے پیدا ہوتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں...... اوّل یہہ کہ کیا فیصلہ عدالت ماتحت درباب منسوخی درخواست مدعی اپیلانٹ کے بسبب نہونے حد اختیار کے صحیح طور پر صادر کیا گیا ہے دوم اگر یہہ مقدمہ لغرض حد اختیار عدالت ماتحت کے تھا تو کیا ستیا سرن بموجب ایکٹ ۹ ۱۸۶۱ء نابالغ تھا سوم اگر عدالت ماتحت کو اختیار فیصلہ اس مقدمہ کا تھا تو کیا مدعی اپیلانٹ کو منصب نالش بابت دلاپانے نابالغ کے حاصل تھا چہارم منشائے دفعہ ۳ ایکٹ ۹ ۱۸۶۱ء کیا ہے اور اس مقدمہ میں کیا تجویز ہونی چاہئیے

جواب۔ بابت امر اوّل کے میری صاف طور سے رائے ہے کہ تجویز عدالت کی غلط تھی کیونکہ بموجب دفعہ ایکٹ ۱۸۶۱ء اگر کوئی درخواست بموجب اس دفعہ کے باضابطہ طور سے رجوع کیجاوے تو اس ضلع کی خاص کچہری دیوانی میں جسکو اختیارات اُس ضلع کے حاصل ہوں قابل سماعت ہوگی۔ اور بموجب دفعہ ۴ ایکٹ مذکور کے یہہ امر ظاہر ہوتا ہے کہ جو مقدمات بموجب اس ایکٹ کے رجوع کئے جاویں تو عدالت کو بموجب ہدایات ضابطہ دیوانی کے اُسیقدر کارروائی کرنی ہوگی جسقدر کہ ایسے مقدمات کا اس ضابطہ سے تعلق ہے۔ ہدایات مندرجہ ایکٹ ۱۲ ۱۸۸۷ء درباب مقام ارجاع نالشات کا معائنہ کیا جاوے۔ عبارت عرضی مدعا اپیلانٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ اُس معاونت عدالت کے اس عذر پر درخواست کی ہے کہ مدعا علیہم نے میرے بھائی ستیا سرن نابالغ کو اپنی کارروائی یا بذریعہ مدد دیا کسی اور حکمت عملی سے میری حفاظت مقام الہ آباد سے نکال دیا ہے۔ یا یہہ کہ رسپانڈنٹ نے ستیا سرن کو نکال کر میرے حق ولایت کو باطل کر دیا ہے میری رائے میں ایسے استحقاق کی شکستگی سے مدعی کو موقعہ نالش حاصل ہو جاتا ہے اور اسی صورت میں ہمکو دفعہ ۱۱ ایکٹ ۱۴ ۱۸۸۲ء قابل استعمال ہے۔ اور بموجب ہدایات ایکٹ ۹ ۱۸۶۰ء کے جج الہ آباد کی کچہری میں مقدمہ دایر ہونا چاہئے کہ جسکی حدود اختیارات کے اندر رسپانڈنٹ کے افعال جسکی اپیلانٹ شکایت کرتے ہیں سرزد ہوئے۔ میں نہیں خیال کرتا کہ اگر دعوی میں ایسے واقعات بیان کئے گئے ہیں کہ جن سے مدعا علیہم اُس لڑکے کو دوسری جگہ بھیجنے کے جوابدہ متصور ہیں تو اس صورت میں یہہ امر کہ جب جج کی عدالت میں مقدمہ پیش تھا تو اُس لڑکے کا اُسکے حدود اختیارات سے باہر ہونا ایک اہم امر

نہیں تھا اپنے مقدمہ دایر ہونیکے وقت جتلا دیا ہو کہ ایسے تنگ معنی اُس ایکٹ کی منشا پر تعبیر کرنے سے وہ ایکٹ بے عمل ٹھہرتا ہو۔ اور لوگونکو عدالت کی حدود و اختیارات سے نابالغ لوگونکو نکالکر دوسری جگہ متواتر لیجانیکی گنجائش ملنے سے وہ ایکٹ باطل ٹھہرتا ہو۔ شروط دفعہ ۸ ضابطہ دیوانی کے علاوہ میں بلا پس و پیش کہتا ہوں کہ اگر مقدمہ کی ضروریات کے لحاظ سے لڑکے کا جج الہ آباد کے حدود اختیارات کے اندر ہونا قرار دیا جاوے تو جج مذکور کو بموجب ایکٹ ۹ ۱۸۶۱ء کی اپیلانٹ کی درخواست لیکر فیصلہ دینے کا کامل اختیار حاصل تھا۔ اسلئے جج میری رائے میں غلطی پر تھا۔ اگر یہ کونسل سے بھی اس امر کے وجوہ کے لئے کافی وجوہات مل سکتے ہیں تو ہم اُسکے حکم کو منسوخ کرکے معاملہ کی اصل صورت کے لحاظ سے کارروائی کرتے ہیں۔ امر دوم تنقیح طلب یہہ ہو کہ آیا ستیاسرن بمنشاء ایکٹ ۹ ۱۸۶۱ء نابالغ متصور ہو سکتا ہو۔ یہہ امر مسلم ہو کہ اسوقت وہ اٹھارہ (۱۸) سال سے نیچی عمر کا ہو اور بیان اپیلانٹ کا یہہ ہو کہ وہ سولھہ (۱۶) سال کا نہیں ہوا۔ حالانکہ لڑکا خود بیان کرتا ہو کہ وہ سولھہ (۱۶) برس سے زیادہ عمر کا ہو اور مجھے بہت تھوڑا شبہ پڑتا ہو کہ جج کی عدالت میں درخواست دینے کے وقت وہ لڑکا سولھہ (۱۶) برس سے نیچے تھا لیکن اُس لڑکے کو دیکھکر اور اُسکا بیان حلفاً سنکر میں یہہ امر خیال کرنے پر مائل ہوں کہ اب وہ قطعی سولھہ (۱۶) سال کے اوپر ہو اور وہ مضبوط اور نشوونما پائے ہوئے جوان ہو اور اس امر کے لحاظ سے کہ اُسنے ۱۸۹۶ء کی مارچ میں انٹرنس امتحان پاس کیا اور انگریزی اچھی بولتا ہو تو اس سے ظاہر ہو کہ اُسکا عقلی مادہ کم نہیں ہو۔ دفعہ ۲۶ ایکٹ ۹ ۱۸۷۵ء کا منشا ہو کہ ہر ایک آدمی نابالغ متصور ہوتا ہو جب اٹھارہ سال کی عمر کو نہیں پہنچا ہو۔ اور اُس ایکٹ میں نابالغوں کی جائداد کی نگرانی کے جو عدالت دیوانی کے سپرد کی گئی ہوں قواعد درج ہیں مگر ایکٹ ۹ ۱۸۶۱ء جو نابالغوں کے متعلق قانون ترمیم کرتا ہو وہ ایکٹ ۹ ۱۸۷۵ء کو منسوخ نہیں کرتا۔ مگر وہ بطور ایک ضمیمہ کے ہو اور اُسی کے جزو متصور ہوتا ہو۔ اور اُسمیں کوئی دفعہ نہیں جو پہلی ایکٹ کے دفعہ ۲ کو تبدیل یا کم و بیش کرے پر مجھکو یہہ معلوم ہوتا ہو کہ قاعدہ جو ہمیں مدنظر رکھنا چاہئے وہ ایکٹ ۹ ۱۸۷۵ء میں پایا جاتا ہو جسکے رو سے حد بلوغ باستثنائے چند مستثنیات کے اٹھارہ برس قرار دئے گئے ہیں۔ پس ستیاسرن اول اور اب ایکٹ ۹ ۱۸۶۱ء کی رو سے ایک نابالغ لڑکا ہو

باقی آیندہ

مُراسلات

جناب اڈیٹر صاحب تسلیم

اکثر آریہ لوگ منادی میں یہی اعتراض پیش کرتے ہیں جو اُنکے ہادی دیانند نے ستیارتھ پرکاش میں انجیل مقدس پر کئے ہیں۔ اسواسطے اُنکے سوالونکا جواب سرے سے لیکر آخر تک ہفتہ وار تحریر کرکے خدمت شریف میں ارسال کیا کرونگا مہربانی کرکے درج اخبار فرمایا کریں۔

ستیارتھ پرکاش صفحہ ۹ میں سوامی صاحب انجیل متی باب ۱۔ ۱۸۔ ۲۰ اقتباس کرکے فرماتے ہیں کہ مسیح کی پیدائش خلاف قانون قدرت ہو اور مریم والدہ حضرت مسیح پر بھی عیب لگاتے ہیں۔ اسکا جواب ہم ذیل میں تحریر کرتے ہیں کلام الٰہی میں مرقوم ہو کہ نفسانی انسان جسکا دل خدا کے فضل سے روشن نہیں ہوا خدا کی روح کی باتونکو قبول نہیں کرتا کیونکہ وہ اُسکے آگے بیوقوفیاں ہیں وہ اُن باتونکو جو خدا کے پاک کلام میں ہیں خلاف عقل سمجھکر رد کرتا ہو کیونکہ کلام الٰہی کی باتیں اگر کسی پر پوشیدہ یا بیہودہ معلوم دیویں تو اُسکا سبب یہی ہو جیسا کہ لکھا ہو۔ ہماری انجیل اگر کسی پر پوشیدہ ہو تو اُنہیں پر ہو جو ہلاکت کے فرزند ہیں اسلئے دیانند صاحب نے مسیح کی پیدائش کو خلاف قانون قدرت سمجھکر اپنی عقل کے مطابق رد کیا۔ اگر سوامی دیانند صاحب اپنی اندھی عقل کو روشنی میں لاکر کام میں لاتے تو وہ سمجھتے کہ قانون قدرت کیا شی ہو۔ کیا قانون قدرت اپنے آپ بنگیا یا اُسکا کوئی بنانیوالا ہو۔ اگر ازل سے ہو تو خدا کا ثانی ہوا۔ اور اگر اُسکا بنانیوالا اور قایم کرنیوالا خدا ہو تو وہ اور بھی بنا سکتا ہو۔ پس جو کچھہ وہ کریگا وہی اُسکا قانون سمجھا جاویگا پر اس زمانہ میں بھی بہت باتیں ہیں جو اُنکو خلاف قانون قدرت معلوم ہوتی ہیں۔ مثلاً لکھنو کے عجائب خانہ میں ایک بھینس کا بچہ میں نے بچشم خود دیکھا جسکے دو سر ہیں اور امرتسر میں ایک لڑکا پیدا ہوا جسکے سر پر چار سینگ اور مغز کے پاس بہت چھوٹی چھوٹی آنکھیں تھیں۔ اور پھر انجیل میں لکھا ہو کہ خدا ان پتھروں سے بھی ابراہام کیلئے اولاد پیدا کر سکتا ہو۔ کیا یہہ خدا کی قدرت نہیں ہو لیکن سوامی دیانند صاحب خدا کی قدرت کا انکار کرتے ہیں کیونکہ ضرور ہو کہ انجیل کی وہ پیشنگوئی پوری ہو جہاں لکھا ہو کہ آخری دنوں میں بُرے وقت آوینگے کہ آدمی خود غرض زردوست لاف زن گھمنڈی ناشکر ناپاک نیکی کے دشمن راستی کی نسبت عشرت کے زیادہ چاہنے والے اور دینداری کی صورت میں ہوکے خدا کی قدرت کا انکار کرینگے تو اُنکو دوسرہ جاننا چاہئے کہ مسیح کی پیدائش ایک معجزانہ طور پر بھی کیونکہ جو گنہگاروں کا کفارہ ہونیکو آیا ضرور تھا کہ وہ پاک اور بے عیب اور ذاتی اور فعلی گناہ سے مبرا ہو اگر وہ معمولی طور سے پیدا ہوتا اور فعلی گناہ بھی نکرتا تو آدم کے گناہ میں شریک ہوتا کیونکہ جب پیڑ اچھا نہیں ہو تو پھل کیونکر اچھے ہونگے اسلئے خدا نے کرامات کے طور پر ایک بدن اُسکے لئے تیار کیا۔ مسیح کی پیدائش جسپر گنہگاروں کی نجات منحصر ہو رد کیا اور وہ باتیں جو وید اور شاستروں میں کثرت سے تحریر ہیں جنکو کوئی بیوقوف اور دیہاتی آدمی کے سوا قبول نہیں کرتا شاید دیانند صاحب نے آنکھہ اُٹھا کر نہیں دیکھا ہوگا۔ مثلاً منہہ اور بانہہ اور جانگہ اور پاؤں سے چار ورنونکا پیدا ہونا۔ اور برہما نے اپنی قالب کے دو حصہ

قرآنی جہاد کی نسبت ایک عیسائی کی رائے اور اُسکی تردید

عموماً جب محمدی بھائیوں سے قرآنی جہاد کی بابت گفتگو ہوتی ہے اور اُنہیں کہا جاتا ہے کہ یہہ فعل شان الہیٰ کے خلاف ہے تو وہ بے ساختہ چلا اُٹھتے ہیں کہ توریتی جہاد اور قرآنی جہاد میں کچھ فرق نہیں ہے۔ پس جبکہ توریتی جہاد شان الہیٰ کے خلاف نہیں ہے تو کس طرح سے قرآنی جہاد پر اعتراض کرتے ہو وغیرہ ۔ کچھ تعجب نہیں ہے کہ محمدی احباب اپنی ناواقفی کے باعث ایسا کہیں مگر مجھے تعجب ہوا جبکہ ایک مسیحی تعلیم یافتہ بابو صاحب نے ایسا ہی فرمایا اور مندرجہ ذیل دلیل بھی پیش کی۔ کہ خدا نے تو صاف حکم دیا تھا کہ کنعانی لوگوں کو قتل کرو پر کس طرح سے بنی اسرائیل نے راحب اور بعض جبعونی اور حتی لوگوں کو تلوار کے حوالہ نہیں کیا۔ پس اُنکے اس فعل سے صاف ظاہر ہے کہ چونکہ وہ اُنکے مذہب میں شامل ہوئے تھے لہذا تلوار کا لقمہ نہوئے۔ اور جن لوگوں نے انکار کیا وہ تلوار کے حوالہ کئے گئے اور ایسا ہی قرآنی جہاد ہے ۔ اب بابو صاحب اور اُنکے ہم خیال دیگر صاحبوں کو خصوصاً اور محمدی احباب کو عموماً سطور ذیل کیطرف توجہ دلاتا ہوں۔ آپ مہربانی کرکے اُن اشخاص کے حالات پر جنکو آپ نے سند پیش کیا ہے انصاف سے غور کریں۔ اول راحب کے حال کی بابت کلام الہیٰ میں لکھا ہے۔ کہ جاسوس اُسکے گھر میں آئے۔ اور جب شہر کے لوگوں کو معلوم ہوا کہ دو شخص جاسوسی کرنیکے لئے ہمارے شہر میں آئے ہیں اور راحب کے گھر میں موجود ہیں تو شہر کے لوگ راحب کے گھر میں آئے اور جاسوسوں کی بابت دریافت کیا۔ راحب نے جاسوسوں کو چھپا دیا اور لوگوں کو کہا کہ دو شخص آئے تو تھے مگر وہ چلے گئے ہیں تم اُنکا پیچھا کرو۔ اور بعد وہ اُنکے یعنے جاسوسوں کے پاس گئی اور اُنسے کہا کہ مجھے یقین ہوا ہے کہ یہہ سرزمین خدا نے تمہیں عطا کی ہے اور کہ تمہارا رعب ہم پر غالب ہوا ہے۔ نیز اُسنے یہہ کہا کہ ہمنے سُنا ہے کہ خدا نے تمہارے سامنے دریائے قلزم کے پانی کو سکھا ڈالا۔ اور کہ تمہارا خدا اوپر آسمان کا اور نیچے زمین کا خدا ہے۔ سو اب مجھسے خداوند کی قسم کھاؤ کہ میں نے تم پر مہربانی کی ہے (یعنے تمکو دشمنوں کے حوالہ نہیں کر دیا) تم بھی میرے باپ کے گھرانے پر مہربانی کرو اور میرے باپ۔ ما۔ بھائیوں۔ بہنوں کو اور جو کچھ اُنکا ہے بچاؤ اور ہماری جانوں کو موت سے رہائی دو۔ جاسوسوں نے اُسے جواب دیا کہ تمہاری جانوں کے عوض ہماری جانیں جائینگی بشرطیکہ تو ہمارا یہہ حال فاش نکرے۔ اور اگر تو ہمارا یہہ حال فاش کردیگی تو ہم اس قسم سے جو تو نے ہم سے لی آزاد ہو جاوینگے (یعنے تجھکو اور تیرے باپ کے خاندان کو اور لوگوں کے ساتھ ہلاک کر ڈالینگے) ۔ اب بابو صاحب کو غور فرمانا چاہئے کہ راحب نے جاسوسوں سے نہیں کہا کہ چونکہ میں یہواہ کو مانتی ہوں مجھے ہلاک نکرنا بلکہ یہہ کہ میں نے تمہاری جانیں بچائیں ہیں تم میری اور میرے کنبہ کی جانیں بچاؤ۔ ایسا ہی جاسوسوں نے بھی نہیں کہا کہ چونکہ تم یہواہ کو مانتی ہو اُس لئے ہم تجھکو بچا دینگے بلکہ یہہ کہا کہ اس مہربانی کے عوض جو تو نے ہم پر کی ہے نہ صرف تیری جان بچا دینگے بلکہ تیرے خاندان کی بھی جیسا کہ تو نے کہا ہے لیکن اگر تو ہمارا حال فاش کردیگی (نہ کہ یہواہ کا انکار کریگی) تو ہم تم سب کو باقی لوگوں کے ساتھ ہلاک کر دینگے ۔ بابو صاحب قرآنی جہاد سے تو تب مطابقت ہوتی اگر جاسوس کہتے کہ یہودی دستورات کو مان لو ورنہ ہم تمکو قتل کرینگے اور اگر تو اپنے باپ کے خاندان کیواسطے سفارش کرتی ہے تو اُنکو بھی ضرور ہے کہ یہودی مسایل کو مان لیں۔ اور راحب محض اپنی جان بچانیکے لئے مُنہہ سے اقرار کر دیتی کہ ہاں میں یہودی دستورات اور مسایل کو مانتی ہوں مگر یہاں تو ایسے جبر اقرار کا کہیں نشان تک بھی نظر نہیں آتا جیسا کہ قرآنی جہاد میں صاف صاف لکھا ہے کہ مسلمان ہو جاؤ ورنہ یہہ تلوار ہے اور ہزاروں آدمی مُنہہ سے اقرار کر کے بچ گئے حالانکہ اُنکے دل محمدی مذہب سے بالکل متنفر تھے۔ شاید آپ اعتراض کریں کہ جاسوسوں نے کس واسطے راحب سے قسم کھائی کہ ہم تجھکو بچا دینگے۔ میرا جواب ہے کہ اپنی جان بچانے کیواسطے۔ شاید کوئی کہے کہ پھر اگر اُنہوں نے خدا کی مرضی کے خلاف قسم کھا کر راحب کو زندہ رکھا تو کیوں اُنکو یشوع سے سزا نہیں ملی بلکہ یشوع نے خود کہا کہ راحب کو بچاؤ کیونکہ تم نے اُس سے قسم کھائی ہے۔ میرا جواب یہہ ہے کہ اُسوقت کے لوگ جس امر کے پورا کرنیکی قسم کھاتے تھے وہ اُسکو ضرور ہی پورا کرتے تھے خواہ وہ مرضی الہیٰ کے خلاف ہی معلوم ہو اور اُسکو گناہ نہیں سمجھتے تھے چنانچہ افتاح نے قسم کھائی کہ جب میں فتح کر کے واپس آؤں تو جو کوئی میرے سامنے پہلے آوے میں اُسکو سوختنی قربانی کرونگا اور جب واپس آتا تھا تو اُسکی بیٹی پہلے اُسکو ملی اُسنے اُسکو قربانی کر دیا۔ بابو صاحب آپ کیا سمجھتے ہیں افتاح نے یہہ جایز کیا۔ ہرگز نہیں بھلا پھر اُسکو کوئی سزا ملی حالانکہ وہ اُسوقت بنی اسرائیل کا گویا سردار ہوا تھا کچھہ سزا نہیں ملی پھر کیا اُسکے ایمان کی تعریف کلام الہیٰ میں نہیں لکھی ہاں لکھی ہے دیکھو عبرانیوں کا خط ۱۱ باب ویسے ہی جاسوسوں کو کوئی سزا نہیں دی گئی اور یشوع نے اُسکو کوئی سنگین گناہ نہیں سمجھا۔ البتہ آپکا ایک اعتراض اور باقی ہے یعنے یہہ کہ عبرانیوں کے خط کے ۱۱ باب میں لکھا ہے کہ ایمان سے راحب جو فاحشہ تھی بے ایمانوں کے ساتھ ہلاک نہوئی کہ اُسنے جاسوسوں کو سلامت اپنے گھر میں اُتارا۔ اب اُس آیت کو دیکھکر ہم راحب کے حال کو پھر سوچیں۔ اُوپر کے بیان سے ظاہر ہے کہ پیشتر اُس سے کہ راحب کی ملاقات جاسوسوں سے ہوئی وہ زندہ خدا پر ایمان رکھتی تھی اُس نے خدا کے اُس وعدہ کو سچا مان لیا جو کہ ابراہام سے کیا گیا تھا کہ یہہ زمین تیری نسل کو دونگا۔ اُسنے اسبات کا اقرار کیا کہ زمین اور آسمان کا مالک بنی اسرائیل کا خدا ہے نہ کہ جسطرح سے اور لوگ مختلف قوموں اور ملکوں کے مختلف خدا مانتے تھے غرض اُس ایمان کے باعث جو اُسمیں موجود تھا اُس نے جاسوسوں سے ایسے طور پر کلام کیا کہ اُنہوں نے نہ صرف اُسکی بلکہ اُسکے خاندان کی جان بچانے کی بھی قسم کھائی

مختلف واقعات

پنجاب میں ایک ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ صاحب چھ ماہ کے لئے معطل کئے گئے اور انکا درجہ گھٹا کر اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس درجہ اول کیا گیا۔ اُنکی وجہ یہہ ہو کہ اُنکی مالی حالت ایسی بُری ہو گئی تھی کہ اُنہوں نے اپنے ماتحتوں سے قرض لینا شروع کر دیا تھا۔ غالباً یہہ صاحب او۔ کونر صاحب سابق ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ پولیس جہلم ہیں کوہ نور

لائلپورہ کے خان نے ۲۹ ماہ حال کو دوپہر کے بعد اپنے ہمراہیوں کے ساتھ یعقوبی کا جو ملک یعقوب خان کا ایک موضع ہو محاصرہ کیا اور اُسکو معہ ساتھیوں کے گرفتار کرلایا۔ دونو طرف جرگہ جمع ہو رہے ہیں مگر غالباً مصالحت ہو جائیگی

کہتے ہیں کہ ولیسی ساخت کی تین توپیں پشاور سے خرید کر کے بجور کو بھیجی گئی ہیں جہاں ستمبر کے وسط میں پہنچی اور عمرا خاں کے ایجنٹ ان کو بار گولی کیطرح روانہ کرینگے جہاں عمرا خاں اپنی فوج کے ساتھ ان کا منتظر ہو کہ وہ اُس قلعہ پر جسپر کام جہاں کے آدمی قابض ہیں پھر یورش کرنا چاہتا ہو۔

شمالی بنگال کے ایک شہر رنگپور میں ہندو اور مسلمانوں میں عجیب قسم کا تنازعہ ہو رہا ہو مسلمان کہتے ہیں کہ ہندوؤں کے پُران قرآن سے نقل کئے گئے ہیں اور ہندو اسبات پر اصرار کرتے ہیں کہ قرآن محض ہندو پُرانوں کا خلاصہ ہو یہہ بحث اسقدر سرگرمی کے ساتھ ہو رہی تھی کہ کچھ عرصہ تک یہہ اندیشہ رہا کہ اُنمیں لڑائی ہو گی۔

رہتک میں محرم کے متعلق ہندو مسلمانوں کا بھاری فساد ہوا اسوقت تک ۹ شخص ہلاک اور کئی مجروح ہو چکے ہیں یہہ ہنگامہ یکشنبہ کو شروع ہوا اور مقامی پولیس کی کمزوری کے باعث ابتک فرو نہیں ہو سکا دوسرے متصل اضلاع سے مدد مانگی گئی چنانچہ دہلی سے انگیسو سپاہی ریلوں میں روانہ کئے گئے۔ وہاں کے حالات ایسے نازک ہو رہے ہیں کہ اکتیسویں پنجاب انفنٹری کی دو کمپنیاں ایک لمحہ کی اطلاع پر ریلوں میں رہتک کیطرف روانہ ہو سکنے کے لیے تیار رکھی گئی ہیں اور یورپین فوجوں کو بھی یہی حکم ہوا ہو۔ یہہ جوش دہلی تک پھیل گیا ہو مگر خوش قسمتی سے محرم کے ایام ختم ہو گئے ہیں ورنہ ضرور پرانا فساد تازہ ہو جاتا۔ **نور افشاں** اب تو محرم اور رام لیلا میں پورے ماہ کا فرق ہو پھر نہ معلوم کیوں فساد ہوا۔

تھوڑا عرصہ ہوا کہ مدراس ہائیکورٹ کے ججوں سے لوکل گورنمنٹ نے یہہ کہا تھا کہ وہ اپنی نشست و برخاست کا ایک روزنامچہ رکھیں اس سے ججوں نے انکار کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ اسکول کے لڑکے نہیں ہیں اب انڈیا گورنمنٹ نے ایک سرکلر جاری کیا ہو اور ججوں کو تنبیہہ کی ہو کہ وہ ۱۸ نومبر سے ضرور روزنامچہ رکھیں

راولپنڈی میں ایک بنگالی لڑکے اور لفٹنٹ مری متعلقہ ۲۳ پایونیر پر حملہ مجرمانہ کے جو بالمقابل استغاثہ دائر تھے انمیں مسٹر تھوربرن ڈپٹی کمشنر کے اجلاس سے لفٹنٹ کرنل مذکور کو پچاس روپیہ اور لڑکے کو دس روپیہ جرمانہ ہوا۔

خبریں

مقدمہ لائبل لاہور میں کوہ نور نے معافی مانگی صلح ہو گئی۔ ایج۔ **جنگی** قواعد میاں میر ملتوی ہو گئی خرچ کو روپیہ نہیں۔ **کوہاٹ** کے متصل ۱۲ اسپلج شمال کان کوئلہ دریافت ہوئی۔ **رنڈالہ م** گودھرا ریلوے بنانیکی منظوری دیدیگئی۔ **مرشد آباد** میں بند کے ٹوٹنے سے تمام شہر میں پانی بہہ آیا۔ **نقصان** سخت ہوا لوگ پریشان خیراتی چندہ کھلا ہو۔ **حضور** وائسرے ۲۳ نومبر سے ۲۰ نومبر تک لاہور میں رہینگے۔ **لاہور** کے حلوائی ایشر داس کو بصلہ خدمات بہادری ولایت سے تمغہ ملا گیا۔ **حاکم** نے دریائے راوی پر ایک عیسائی بچہ کو بچایا تھا۔ **بنارس** کے ڈفرن برج پل دریائے گنگ کو باڑھ سے صدمہ پہنچا۔ **آمد** و رفت ریل و مسافراں بند ہو مرمت سرگرمی سے ہو۔ **الہ آباد** میں ایک جدید کارخانہ کاغذ سازی کا کھلنیوالا ہو۔ **کوہاٹ** و تھل کے مفسدانہ اقوام کو بم سے ہوش میں لانیکی تجویز ہو۔ **رہیر بخشہ** میں کثرت بارش سے گھبرا اُٹھے الٰہی بس کرنے لگے۔ **شاہ** آسٹریا نے اپنا ولیعہد انتظام پرائیوٹ سے مقرر فرمایا۔ **انگلستان** میں ۵۰۰۰ باشندوں پیچھے ایک ڈاکٹر موجود ہو۔ **روس** میں ۲ کروڑ ۱۰ لاکھ گھوڑے ہیں۔ **انگلستان** میں امراض لاعلاج سے ہر سال ۴ لاکھ آدمی مرتے ہیں۔ **ارض** روم میں بہت سے ارمنی سازش خلاف سلطان کرنے گرفتار ہوئے۔ **افریقہ** کے عظیم جزیرہ مڈگاسکر کا ایک حصہ انگلستان کو دیا گیا۔ **شاہ** جاپان کیلئے ۲ کروڑ روپیہ لاگت سے جدید محل تیار ہوا۔ **سلطان** روم نے جنگ اٹل کے لئے ۰۰ ہزار فوج ذخیرہ کو حکم تیاری دیا۔ **روس** کی جنگی تیاریاں تشویش افزا ہیں۔ **عدالت** فرانس نے جنرل بوبجر پر جرم مفسدہ پردازی قایم کر دیا۔

بپتسمہ کی خبریں

بمقامات بریلی و مرکلی گنج ۱۵ اشخاص نے بدست پادری فضل اللہ صاحب بپتسمہ پایا۔ کوکب

ذیل کی طرح

سبھی شعرا کی طبع آزمائی کیواسطے درج اخبار کیجاتی ہو

نابش خورشید پر تنویر آدمی رہگئی

تنویر۔ نظیر۔ قافیہ۔ آدمی رہگئی۔ ردیف

(مضمون دنیا کی ناپائیداری کا ہو)

تار کی خبریں

لنڈن - ۱۱ ستمبر - پیرس کی نمائش ۳۰ اکتوبر کو بند ہو جائیگی +

لنڈن - ۱۱ ستمبر - جنرل سر جارج وایٹ عنقریب بحال ہندکیطرف واپس ہونگے +

ایتھنز - ۹ ستمبر - نیم سرکاری اخبارات سے واضح ہوا ہو کہ سلطان نے کریٹ کے لوگوں کا مطالبہ منظور کیا ہو +

قسطنطنیہ - ۱۰ ستمبر - کریٹ کی رومی فوج بڑہا کر چالیس ہزار کیجائیگی +

لنڈن - ۱۰ ستمبر - ڈاک کے ڈایرکٹروں نے مزدوروں کی نسبت زیادہ تر رعایت منظور کرنیسے بالکل انکار کیا ہو - اسلیئے اب کام بالکل بند ہو +

اتفاق کرنیوالے قلیوں کی مدد کیواسطے فنڈ برابر چلے آرہے ہیں بالخصوص آسٹریلیا سے +

آسٹریلیا سے قریباً بیس ہزار پونڈ ڈاک کے مزدوروں کے لیے چندہ آیا ہو +

لنڈن - ۱۱ ستمبر - کارڈینیل مینگ نے جو تجویز کی تھی کہ یکم نومبر سے شرح فی گھنٹہ ۶ پنس کر دیجاوے مزدوروں نے اُسکو نامنظور کیا +

حالت ویسی کی ویسی ہو +

اب بندر و نیپر کام بہت تھوڑا ہوتا ہو - چنانچہ بیان کیا جاتا ہو کہ بندر البرٹ پر جو اسباب ہر روز اُتارا جاتا ہو اُسکی اوسط ۵۰۰ ٹن ہو +

آسٹریلیا نے ۴ ہزار پونڈ کام بند کرنیوالے قلیوں کے فنڈ کیلیئے بھیجا ہو مگر جو چندہ دوسرے وسایل سے حاصل ہوتا تھا اُسمیں کمی شروع ہوتی جاتی ہو +

بزنز ایسی کارروائی سے غضب میں آکر نفرت کرتا ہو اور اُس کو وہ امریکہ والوں کی تنگدلی کے نام سے نامزد کرتا ہو +

اشتہار

۱۲ ستمبر سے ۳ اکتوبر تک

عجیب و غریب جنتری نورافشاں بابت سنہ ۱۸۹۰ء

معاصرین و ناظرین نورافشاں کو اطلاع دیجاتی ہو کہ سنہ ۱۸۹۰ء کی جنتری حسب دستور قدیم امسال بھی تیار کیگئی ہو اب کی جنتری میں یہہ عجیب بات ہو کہ جسطرح عیسوی تاریخ دریافت ہوتی ہو اُسی طرح ہجری تاریخ بھی معلوم ہوتی ہو - اور صفت یہہ ہو کہ بنظر اختصار ایک ہی ہندسہ سے دونوں مخالف تاریخیں عیسوی اور ہجری بتائی گئیں ہیں اب ناظرین جنتری مذکور کو یہہ وقت نہیں رہی کہ عیسوی فلاں تاریخ کو ہجری کون تاریخ ہوگی - علاوہ بریں اہم واقعات مندرجہ بائبل کے بھی سنہ لکھدئے ہیں - اور خداوند مسیح کے بارہ حواریوں کے نام اور شریعت کے دس احکام اور دسوں کا خلاصہ اور مسیح کا نیا حکم اور قطعہ تاریخ نورافشاں یہہ سب بھی ایک ہی دایرہ میں آفتاب صداقت کی رعایت سے مرقوم ہیں قیمت فی جنتری ۳ پائی ہو جو صاحب ۱۰ - ۲۰ یا زیادہ یکمشت طلب فرمائیں انکو ڈاک محصول میں کفایت ہوگی کیونکہ اگر ایک ہی جنتری خریدی جائے تو - محصول دینا پڑیگا چونکہ یہہ جنتری ہر فرقہ کیواسطے مفید ہو اور ہر شخص کو روز روز کی تاریخ دریافت ہونا ضروری اور لازمی ہو لہذا جو صاحب بطور ایجنٹی ہماری جنتریوں کے فروخت کا اہتمام اپنے ذمہ لیں وہ صاحب بذریعہ خط کتابت دریافت کر سکتے ہیں

المشتہر
ایڈیٹر نورافشاں

اشتہار

بٹالہ بیرنگ ہائی اسکول پنجاب

۲۹ اگست ۱۸۸۹ء

یہہ بورڈنگ اسکول جو کہ عیسائی لڑکوں کی تعلیم کے واسطے سنہ ۱۸۸۲ء میں متعلق چرچ مشن سوسایٹی کے قایم کیا گیا تھا دوسری اکتوبر کو بعد تعطیلات موسم گرما پھر کھلیگا اسمیں مفصلہ ذیل اُستاد کام کرتے ہیں +

پادری کارنیلس صاحب ایم - اے - پرنسپل

بابو ای - سی - سنگھا - ہیڈ ماسٹر

ایک اُستاد ڈگری یافتہ کلکتہ یونیورسٹی

تین اسسٹنٹ ماسٹر جنہوں نے کسی نہ کسی یونیورسٹی کا امتحان داخلہ پاس کیا ہوا ہو اور

چار جونیر اسسٹنٹ ماسٹر جن میں سے تین سارٹیفکٹ یافتہ ہیں

اس مدرسہ میں لڑکونکو امتحان داخلہ (انٹرنس) کیواسطے تیار کرایا جاتا ہو اور خاص توجہ مذہبی تعلیم کی طرف دیجاتی ہو

چھوٹے لڑکے ایک میٹرن کے زیر حفاظت رہتے ہیں لڑکوں کو پوری پوری اخلاقی علمی اور ورزشی تعلیم دینے کی اشد کوشش کیجاتی ہو

پراسپکٹس اور نمونہ درخواست کے واسطے پرنسپل صاحب کی خدمت میں درخواست بھیجنی چاہیے

اشتہار

۱۱ ستمبر ۱۸۸۹ء سے ۱۱ اکتوبر ۱۸۸۹ء تک

ہوشیارپور مشن کی لڑکیوں کا یتیم خانہ اور بورڈنگ سکول تعطیل کے بعد یکم اکتوبر ۱۸۸۹ء کو پھر کھلیگا جو کوئی اس مدرسہ میں لڑکیوں کو داخل کرنا چاہتے ہیں وہ مہتمم صاحبہ سے درخواست کریں جن سے داخلہ اور فیس کی شرح اور پڑہائی وغیرہ کا حال پورے طور پر معلوم ہو جاویگا

مسس ایم چٹرجی
مہتمم

ہوشیارپور
۴ ستمبر ۱۸۸۹ء

اشتہار

پانچویں دفعہ

واضح ہو کہ چرچ مشنری سوسیٹی کیجانب سے کئی ایک وظیفے اس غرض سے مقرر کیے گئے ہیں کہ اُن مسیحی طالب علموں کو دیے جاویں - جو احاطہ سینٹ جان م

روئداد جلسہ معمولی میونسپل کمیٹی لودیانہ۔ باجلاس جناب بزرہ

نادر صاحب سی۔ آئی۔ ای پریزیڈنٹ۔ بابو رائے بروہ صاحب وائس پریزیڈنٹ۔ چودہری علی بخش صاحب۔ مولوی محمد حسن صاحب۔ لالہ رانجیداس صاحب۔ لالہ گوپی مل صاحب۔ سید سردار علی صاحب۔ لالہ ساگرام صاحب۔ چودہری کندن سنگہ صاحب۔ لالہ منسارام صاحب۔ منشی وجیہہ الدین صاحب۔ سید غلام محمد صاحب۔ سردار لچھمی سہائے صاحب۔ منشی رحیم بخش صاحب۔ خواجہ احسن شاہ صاحب۔ ممبران واقعہ ۲۰ رمئی ۱۸۸۴ء تخمینہ جات جو براد منظوری کمیٹی میں پیش ہوئے۔ نمبر ۱ تخمینہ ایزادی بارک کے اسپتال بہ تعداد مالی عیٔ براد منظوری ونیز اس امر کے کہ یہہ رقم کس جگہ سے دیجاوے کمیٹی میں پیش ہوئی۔ تجویز ہوئی کہ اوّل نقل رائے بک شفاخانہ نوشتہ صاحب سرجن جنرل بہادر منگوائی جاوے جس سے اصلیت اس کارروائی کی ضرورت معلوم ہو۔ نمبر ۲ تخمینہ تیاری چھپر پیش دروازہ کوٹھہ مالی باغ برائے رفع تکلیف دھوپ بہ تعداد للعہ۔ تجویز ہوئی کہ یہہ اسٹیمیٹ منظور کیا جاوے۔ نمبر ۳ تخمینہ تیاری ٹٹّی پیش دروازہ کمرہ ٹون ہال بہ تعداد عہ۔ تجویز ہوئی کہ یہہ اسٹیمیٹ منظور کیا جاوے۔ نمبر ۴ تخمینہ مرمت نالی محلہ ملاحاں متصل مکان بابو رلیم رتن وکیل بہ تعداد عہ۔ تجویز ہوئی کہ یہہ اسٹیمیٹ منظور کیا جاوے۔ نمبر ۵ رپورٹ سید غلام محمد صاحب ممبر حلقہ نمبر ۱۵ بحوالہ رزولیوشن نمبر ۹ مورخہ ۱۸ اگست ۱۸۸۴ء مظہر درخواست قطب الدین کنٹبل متعلق اس کے کہ قطب الدین نے بند سہ پانچ مندرجہ قبالہ کو توڑ کر بند سہ چھہ کا بنا یا ہی کا غذات اس کے جنرل کمیٹی بحضور جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مرسل فرماوے تا کہ صاحب ممدوح الشان اگر مناسب متصور فرماویں معرفت کسی صاحب مجسٹریٹ کے تحقیقات اسکی فرماویں اور یہہ کہ سائل نے زمین راستہ کی دبائی ہی چونکہ کیفیت ممبر صاحب حلقہ سے ظاہر ہی کہ سائل نے کچھہ زمین راستہ مرمت تعمیر دیوار سابق میں دبائی ہی علاوہ اسکے اب تعمیر پشتہ کی درخواست کرتا ہی جس سے راستہ عام تنگ ہوکر آمد رفت گڈہ ہائے محلہ داران بند ہوتی ہی لہذا کمیٹی تجویز کرتی ہی کہ حسب منشاء درخواست۔۔

فقرہ الف ایکٹ ۱۳ ۱۸۸۴ء درخواست حصول اجازت تعمیر پشتہ نامنظور کیجاوے بابت وبلنے زمین سابقہ کے اور سیر ایک نقشہ بقید پیمایش جائے متنازعہ و راستہ معہ کیفیت اسکے کہ کسقدر زمین اور کس وقت سائل نے تعمیر دیوار خود میں دبائی ہی پیش کرے۔ نمبر ۶ رپورٹ سب کمیٹی تعمیرات مشعر پیش کرنے نمونہ کنکر ٹھیکہ داراں بحوالہ رزولیوشن نمبر ۸ مورخہ ۱۱ رمئی ۱۸۸۴ء مشعر اسکے کہ نمونہ کنکر کھاوہ منصوراں و سابھہ و للتوں پیش کردہ سخی چند و من سنگہ بھرپور سنگہ ٹھیکہ داراں بہ نرخ عہ و نمونہ کھاوہ جہاندہ و گوہر پیش کردہ سخی چند ناقص ہی جبکا نرخ عہ فیصدی ہی ٹھیکہ بنام بھرپور سنگہ ٹھیکہ دار جو صاحب سامان ہی منظور فرمایا جاوے۔ تجویز ہوئی کہ کنکر پیش کردہ بھرپور سنگہ کھاوہ موضع سابھہ و للتوں و منصوراں و ڈھنڈاری بطور نمونہ میونسپل میں رکھا جاوے اور ٹھیکہ بہ نرخ عہ منظور کیا جاوے اور وقت لینے کنکر کے نمونہ موجودہ کمیٹی کے مطابقت ہوتی رہے اور ایک ضمانت تعدادی عہ ٹھیکہ دار سے لی جاوے بصورت خلاف ورزی اقرار نامہ کے زر ضمانت سے ہرجانہ وصول کیا جاوے۔ نمبر ۷ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۴ رمئی ۱۸۸۴ء بجواب روبکار میونسپل مورخہ ۲۴ رمارچ ۱۸۸۴ء مشعر اسکے کہ میونسپل منشاء روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر نہیں سمجھے اسکا منشا یہ ہو کہ چند عورات مدرسہ تعلیم طب نسواں میں بہ تقرر وظیفہ بھیجی جاویں جب اس جگہ سے تعلیم پاکر آویں اسجگہ تعلیم دیویں معہ روبکار سابقہ جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۱۶ رمارچ ۱۸۸۴ء۔ تجویز ہوئی کہ لالہ رانجیداس صاحب سید سردار علی صاحب منشی رحیم بخش صاحب سب کمیٹی مقرر کئے جاویں تاکہ دریافت کریں کہ کون کون طالب رضامندی سے جانیکو تیار ہی اور تعداد وظیفہ بھی تجویز کریں۔ نمبر ۸ رپورٹ سید سردار علی صاحب مشعر پیش کرنے نمونہ درخواست ہائے والسی کہ مطابق اسکے سائلان درخواستہائے اپنی دیا کریں اور یہہ نمونہ چھپوائے جاویں اور قیمت انکی بدست درخواست دہندگان فروخت کیجاویں۔ تجویز ہوئی کہ ایک سب کمیٹی مقرر کی جاوے جسمیں خواجہ احسن شاہ صاحب مولوی محمد حسن صاحب۔ لالہ رانجیداس صاحب امورات ذیل کی تحقیقات کرکے رپورٹ کریں (الف) آیا نقشہ جات کے چھپوانے سے کمیٹی اور سائلان کا فایدہ ہی (ب) کوئی امر خلاف میونسپل ایکٹ کے تو نہیں (ج) اگر انکی رائے میں درخواست کا چھپوانا مناسب ہی تو قیمت بھی تجویز ہونی چاہئے۔ یا مُفت دیا جانا مناسب ہو تو اپنی رائے تحریر کریں۔ نمبر ۹ درخواست انجمن رفاہ عام لودیانہ بدر خواست جاری فرمانے چندہ امداد سے ماہوار واسطے انجمن حسب دستور سابق معہ حکم جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بطلب رائے کمیٹی درباب دینے چندہ مذکورہ تجویز ہوئی کہ پریزیڈنٹ انجمن رفاہ عام سے دریافت کیا جاوے کہ اس مدرسہ کو کس طور سے وہ چلانا چاہتے ہیں اور کسقدر چندہ ماہواری کی آمدنی ہی اور کس مصارف میں آتا ہی یہہ مدرسہ ہر قوم کے طلبا کے واسطے ہی یا کسی خاص اور انکی پایداری کی کیا صورت ہی۔ نمبر ۱۰ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر سول سرجن لودیانہ نمبر ۱۰۵ مورخہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۴ء بحوالہ کارروائی ملاحظہ شفاخانہ لودیانہ نمونہ پاخانہ پیشاب تخمینہ بہ تعدادی ۹ معہ روبکار جناب صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر مورخہ ۲۹ رفروری ۱۸۸۴ء۔ تجویز ہوئی کہ سب کمیٹی شفاخانہ کے پاس کاغذات بھیجے جاویں کہ وہ صاحب سول سرجن سے مشورہ کرکے دریافت فرماویں کہ انکو کس قدر پاخانجات مطلوب ہیں اس نمونہ کو وہ مناسب خیال کرتے ہیں یا نہیں اور نیز دیگر امورات متعلقہ کو دریافت کرکے رپورٹ کریں۔

باقی آیندہ

اطلاع

جن اصحاب کا مضمون اخبار ہذا میں درج نہووے یہہ سمجھ لیں کہ اڈیٹر نے پسند نہیں کیا علیحدہ جواب مانگنے کی ضرورت نہیں ہی کہ کیوں نہیں چھپا۔ اڈیٹر

امریکن مشن پریس لودیانہ